REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

۱۱ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۸ وفا ۱۳۳۸ھش ۱۸ جولائی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۶۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاعات

"کل دن بھر طبیعت درد نقرس اور بے چینی کے باعث ناساز رہی"

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ مری

(۱) مری ۱۵ جولائی بوقت ۸ بجے صبح موصولہ ربوہ ۱۶/۷/۵۹ بوقت ۱۱ بجے صبح۔ بذریعہ فون۔

کل دن بھر حضور کی طبیعت ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے بہت خراب رہی۔ پاؤں میں بھی درد اور کچھ سوجن ہوگئی ہے۔ اس کا باعث نقرس ہے۔ رات نیند پرسوں کی نسبت بہتر آئی۔ اس وقت درد کی شکایت ہے۔ مگر نسبتاً کم ہے۔

(۲) مری ۱۶ جولائی بوقت ۹½ بجے صبح موصولہ ربوہ ۱۱ بجے صبح بذریعہ فون۔

کل دن بھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کو نقرس کی تکلیف میں قدرے افاقہ رہا۔ البتہ اعصابی بے چینی رہی۔ رات نیند آگئی۔ آج صبح نقرس کی تکلیف کل جیسی ہے۔ مگر اعصابی بے چینی بہت زیادہ ہے۔

(۳) مری ۱۷ جولائی بوقت ۷½ بجے صبح بذریعہ فون۔

کل دن بھر حضور کی طبیعت درد نقرس اور بے چینی کے باعث خراب رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت کچھ بے چینی ہے۔

احباب جماعت درد و الحاح اور التزام کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

خدام کی طرف سے احمد نگر اور ٹھٹھہ غلام شاہ میں ریلیف کا شاندار کام

متعدد مکانوں کی مرمت اور گرے ہوئے مکانوں کا ملبہ اٹھانے میں انتہائی سرگرمی کا اظہار

ربوہ ۱۷ جولائی۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر نگرانی خدام کی طرف سے ربوہ کے نواحی دیہات میں سیلاب زدگان کی امداد کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ کل احمد نگر اور ٹھٹھہ غلام شاہ میں گرے ہوئے مکانات کی مرمت اور ملبہ اٹھانے کے سلسلہ میں مصیبت زدگان کی امداد کے لئے خدام کی دو پارٹیاں بھجوائی گئیں۔ نیز احمد نگر میں ایک طبی وفد بھی بھیجا گیا۔ جس نے وہاں مریضوں میں ادویہ تقسیم کیں۔ مزید برآں سرگودہا جانے والی سڑک پر ربوہ اور احمد نگر کے درمیان اطفال کے ممبران بڑی مستعدی سے مسافروں کو پانی پلانے میں مصروف رہے۔

احمد نگر جو پارٹی بھیجی گئی تھی۔ وہ محلہ دارالرحمت غلہ منڈی کے پچاس سے زیادہ خدام و انصار پر مشتمل تھی۔ اس پارٹی نے مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب منتظم کی زیر قیادت وہاں صبح ۸ بجے سے شام کے چار بجے تک نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ کام کیا۔ اور اس دوران میں دو نقصان زدہ مکانات کی مرمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کمروں کی دیواریں درست کرنے کے علاوہ صحن کی بعض دیواریں بھی بنائیں۔ راستوں کو ٹھیک کیا۔ نیز ان مکانوں کی غربی جانب ۵۸۵ مربع فٹ مٹی ڈال کر ایک بند تعمیر کیا گیا۔ تاکہ آئندہ ان مکانوں میں سیلاب کا پانی داخل نہ ہو سکے مجلس مرکزیہ کے مہتمم صاحبان نے ربوہ سے احمد نگر پہنچ کر ریلیف کے کام کا معائنہ کیا اور انہوں نے مرمت کے کام میں خود بھی حصہ لیا۔

ٹھٹھہ غلام شاہ میں ریلیف کا کام کرنے والی پارٹی سولہ خدام پر مشتمل تھی۔ اس پارٹی نے وہاں چار گرے ہوئے مکانوں کا ملبہ صاف کیا۔ اور اس طرح ان مکانوں کی ازسر نو تعمیر کو ممکن بنایا۔

سرگودھا والی سڑک پر مسافروں کو پانی پلانے کے کام میں بارہ اطفال نے حصہ لیا۔ انہوں نے دن بھر ڈیوٹی پر موجود رہ کر بسوں وغیرہ میں سفر کرنے والے سینکڑوں مسافروں کو پانی پلایا۔

غیر دعوے داروں کو فارم داخل کرنے کی مزید مہلت

لاہور ۱۷ جولائی۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے این سی۔ ایچ۔ این۔ سی پی ایس اور ایل ایچ فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ جو ۱۵ جولائی ۱۹۵۹ء مقرر کی گئی تھی۔ ۸ اگست تک بڑھا دی ہے۔ یہ توسیع اس امر کے پیش نظر کی گئی ہے۔ کہ بعض سیلاب زدہ ضلعوں میں آمد و رفت بند ہوگئی تھی۔ جس کے باعث یہ فارم ۱۰ جولائی تک عرضخت کے لئے نہیں بھیجے جا سکتے تھے۔

یاد رہے کہ فارم این۔ سی۔ ایچ۔ اور این سی پی ایس ان غیر دعوے دار مہاجروں کو پر کرنا ہیں جن کے پاس متروکہ مکان یا دکانیں ہیں ۲ اور ان کے پاس باقاعدہ الاٹمنٹ آرڈر موجود ہیں اور فارم ایل ایچ ان مقامی افراد کو پر کرنا ہیں جن کے پاس دس ہزار روپے یا اس سے کم مالیت کے مکان ہیں۔ اور وہ اس پر جائز طور پر قابض ہیں۔

سیلاب زدوں کے لئے کپڑے

سیالکوٹ ۱۷ جولائی۔ پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر صفدر علی خاں نے سیالکوٹ کے سیلاب زدہ لوگوں کی امداد کے لئے پانچ سو کمبل اور پرانے کپڑوں کی پانچ گانٹھیں بھیجی ہیں۔

وزرائے خارجہ کی کانفرنس

جنیوا ۱۷ جولائی۔ مشرقی اور مغربی بلاک کے وزراء خارجہ کا اجلاس کل یہاں پھر ہوا۔ اس سے قبل برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سلون لائڈ نے روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو کے ساتھ ان کی قیام گاہ پر دوپہر کا کھانا کھایا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۸ جولائی ۱۹۵۹ء

مصلحین کا مقام

(۴)

ہم نے سید نظر صاحب زیدی کے مضمونوں کے تعلق میں کسی حد تک وضاحت کر دی ہے کہ اس ظہر الفساد فی البر والبحر کے زمانہ میں قرآن کریم کی روح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبردست پیشگوئیوں کے مطابق ایک ایسے مصلح کی ضرورت تھی۔ کہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام مسلموں کو از سر نو قرآنی تعلیمات اور سنت رسول اللہ پر قائم کرے اور غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچائے ہم نے یہ وضاحت کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ کہ اس طرح کھڑے ہونے والے کی دعوت اپنی طرف نہیں ہے بلکہ اس کی دعوت نبوت کے بارے میں بھی خاتم النبین سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے۔ اور اس کی حیثیت محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے ایک شوشہ بھی بڑھ کر نہیں ہے۔ اپنی طرف اس کی دعوت کا صرف اتنا مطلب ہے۔ کہ اس کی ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔

بعض لوگ نادانستہ مغالطہ کھاتے ہیں اور بعض دیدہ دانستہ مغالطہ انگیزی کے لئے ہماری طرف ایسی باتیں منسوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو سراسر غلط ہوتی ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کا ایک شوشہ بھی قیامت تک کم یا زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے۔ آپ کی ذات قیامت تک کے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ اور اب کوئی ایسا فرستادہ حق بھی نہیں آسکتا۔ جو قرآن کریم کی زیر و زبر یا ایک نقطہ میں بھی تبدیلی کرے۔ یا شریعت اسلامیہ میں کوئی کمی یا زیادتی کرے۔ لیکن یہ بات اپنی جگہ ہے کہ اس وقت عملی حالت کیا ہے ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

"مولانا عبید اللہ سندھی مرحوم و مغفور اور جیسے بھی ہوں۔ بہر حال ایک جید اسلامی عالم اور تبلیغی جوش رکھنے والے تھے اپنی انقلاب پسند طبیعت کے ہاتھوں سیاحت کرتے کرتے روس پہنچے۔ اور آمر روس سٹالن کے دربار میں باریاب ہوئے خلیفہ ڈاکٹر عبد الحکیم مرحوم کا بیان ہے کہ اس کے سامنے اسلامی تہذیب و تمدن کا ایک نقشہ العینی خاکہ پیش کیا۔ مولانا بڑے خوش تقریر تھے۔ تقریر اس کے سامنے بڑی مفصل کی ہو گی۔ نظام اسلامی کی خوبی و برتری اس پر ہر طرح روشن کر دی ہو گی۔ اسٹالن چپ سنتا رہا۔ اور اس کے بعد بولا کہ اس وقت کونسی مملکت اسلامی اس کو عملی جامہ پہنا رہی ہے، میں تو یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ عملاً اس تجربے کے کیا نتائج ظاہر ہوتے ہیں — مولانا اس کا جواب دیتے تو کیا دیتے۔ اور کس ملک کا پتہ بتا دیتے؟ ترکی۔ مصر۔ افغانستان ایران۔ عراق کس کا نام پیش کرتے بولے تو یہ بولے کہ کار بند تو اس پر اس وقت کوئی بھی نہیں۔ لیکن ہمارا ایمان اور مقصود حیات یہی ہے۔

اسٹالن کیوں چوکتا۔ اس کی زبان پر وہی آیا۔ جو ہر ہوشیار حریف کی زبان پر آتا بولا کہ

اچھا تو جب کوئی قوم اس پر عمل کرلے گی جبھی ہم کوئی رائے قائم کریں گے۔

اور اس پر مولانا کی ساری طلاقت لسانی جواب دے گئی۔ لا جواب رہ جانے کے سوا چارہ کیا تھا —

سوچئے اور اپنی جگہ شرم و حسرت سے کٹ کٹ جایئے کہ اس طنز کا جواب ہم میں سے کسی کے پاس بھی ہے؟ اور سوال اکیلے اسٹالن کے دماغ کی پیداوار نہیں غیر مسلم دنیا کی بے شمار فردوں میں کون ایسی ہے جس کا دماغ اس سوال کی گونج سے نا آشنا ہے؟ دنیا آپ کی کتاب کو نہیں صرف آپ کو پڑھیگی اور آپ ہی کو پڑھ کر آپ کے دین اور آپ کے نظام و دستور العمل سے متعلق رائے قائم کرے گی۔"

(صدق جدید ۳ جولائی ص۱)

دانشمندان زمانہ کی یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آسکتی کہ اللہ تعالیٰ ایسے مصلح کیوں نہیں بھیج سکتا۔ اور کیوں اب یہ لازم ہو گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف تکوینی مصلح ہی پیدا ہو سکتے ہیں ہم یہ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ جب مسلمانوں میں فہم قرآن اور سنت میں تضاد کی حد تک تفرقہ پیدا ہو گیا ہوا ہے۔ اور عملی حالت صفر ہو گئی ہوئی ہے۔ تو ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے کسی کو کھڑا کر کے اس گرد و غبار کو اسلام کے چہرے سے ہٹانے کا کیوں اختیار نہیں رکھتا۔ خاصکر جبکہ نصوص صحیحہ سے ایسے ماموروں کی نشاندہی صاف صاف ثابت ہوتی ہو۔

ہم ایسے مامور مصلح ربانی کے قائل ہیں اور ہمارے عقیدہ کی تائید کے لئے ہمارے پاس عقلی اور نقلی دلائل موجود ہیں۔ اور ہم نے علی وجہ البصیرت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے دعاوی کو مان لیا ہے ہم نے خوب غور و خوض کر کے جانچ لیا ہے۔ کہ آپ کا دعوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے بڑھ کر نہیں ہے۔ آپ بقول زیدی صاحب صرف اس لئے مبعوث ہوئے ہیں کہ

"ان کی کوششوں کا پھیلاؤ۔
صرف اس حد تک ہو سکتا ہے کہ زمانہ کے تقاضوں اور انسانی ذہن کی پختگی کے باعث رسول کے احکام کے جو پہلو ابھی تک واضح نہیں ہوئے تھے انہیں واضح کر دیں۔"

اب صرف اس لئے کہ آپ کا بھی یہ دعوےٰ ہے۔ اور ہم نے بھی یہ دعوےٰ تسلیم کر لیا ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبردست پیشگوئیوں کے مطابق موجودہ زمانہ میں اسلام کی فتح کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑے ہوئے ہیں کس طرح غلط فعل کہا جا سکتا ہے۔ خاصکر وہ لوگ کس طرح اس پر اعتراض کر سکتے ہیں۔ جن کا سہارا محض اپنی عقل پر ہے۔ جو فہم قرآن و سنت میں کسی اشارہ ربانی کی تائید نہ رکھتے ہیں۔ اور نہ اس کے قائل ہیں۔

کیا وہ دو شخص برابر ہو سکتے ہیں۔ جن میں سے ایک تو یہ کہے کہ اس پہاڑی کے پیچھے دشمن کا لشکر جمع ہے۔ اور میں نے اپنی آنکھوں سے پہاڑی کی چوٹی پر سے دیکھا ہے۔ اور دوسرا گھر میں بیٹھے بیٹھے ہی عقل کے گھوڑے دوڑانے لگے۔ اور اٹکل پچو پہلے کی تردید کرے۔ آخر آپ پہلے کو جو چشم دید حالات ہونے بیان کرتا ہے۔ دوسرے پر کچھ نہ کچھ تو ترجیح دینگے کم سے کم اتنا تو ضرور کریں گے کہ اس کو کہیں کہ چلو ہمیں دکھاؤ۔ یا دوسرے کی بات مان کر اس کو جھٹلانا شروع کر دیں گے؟ جبکہ یہ بھی مسلمہ ہو کہ پہلے نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر فرضی طور پر ایسے لشکر کی موجودگی کا اظہار کیا۔ تو سرداران قریش نے بھی جو آپ کے سخت مخالف تھے یہ جواب دیا کہ ہم یقین کرلیں گے۔ کیونکہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اس طرح یہ عقل کی معمولی سی بات ہے۔ کہ جب ایک صادق القول شخص کوئی بات کہتا ہے۔ تو داناؤں کا کام یہ ہوتا ہے۔ کہ بن دیکھے بھی اس کی تائید کر جاتے ہیں۔ اور صاف انکار نہیں کرتے۔ صاف انکار اسی وقت کرتے ہیں۔ جب وہ تعصب اور مخالفت کے نشہ میں سرشار ہوتے ہیں۔ چنانچہ انہی سرداران قریش نے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیغام حق سنا تو اسی وقت انکار کر دیا۔ اور ہنسی ٹھٹھا اڑاتے ہوئے واپس چلے گئے۔ اور یا پھر تحقیقات کے بعد انکار کرتے ہیں۔ جب ان پر ہر طرح غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اس کا دعوےٰ درست نہیں۔ اس کے خلاف صحیح دانشمندوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ جو شخص معمولی باتوں میں صادق القول ہے۔ وہ اتنے اہم اور عظیم معاملہ میں کس طرح جھوٹ بول سکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے آمنا و صدقنا کہا۔ اور آپ کی دوسری بات کو بھی صحیح تسلیم کرلیا۔ اور صدیق کہلائے۔ کچھ ایسے تھے جو غور میں پڑ گئے۔ اور حقیقت معلوم کرنے کے لئے سوچنے لگے۔ اور جب ان پر ثابت ہو گیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیک کہا ہے۔ تو آپ کا پیغام قبول کر لیا۔ اور جن کی سمجھ میں نہ آیا۔ انہوں نے انکار کر دیا۔

(باقی)

غم نہ کر اک دن پیامِ جانفزا بھی آئیگا

جذبۂ دل خود بہ شکلِ مدعا بھی آئیگا
غم نہ کر اک دن پیامِ جانفزا بھی آئیگا

کشتیٔ دینِ محمد کو ڈبو سکتا ہے کون؟
اس کو طوفان سے بچانے خود خدا بھی آئیگا

مشکلوں کا ذکر کیا ہمت سے بڑھکر کام لے
مشکلیں جب آئیں گی مشکلکشا بھی آئیگا

رونقِ محراب و منبر۔ ہادیٔ دینِ مبیں
پھر سر میدان وہ مردِ خدا بھی آئیگا

جس نے اختر زندگی بھر خدمتِ اسلام کی
غیب سے اس کے لئے دستِ شفا بھی آئیگا

عبد السلام اختر ایم اے

سحر والے مضمون کے متعلق ایک دوست کا سوال

میں نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ انبیاء ہر قسم کی بیماری میں مبتلا ہو سکتے ہیں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

چند دن ہوئے (غالباً ۳ جولائی کے الفضل میں) میرا ایک کسی قدر مفصل مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر "سحر" کے مزعومہ واقعہ کے متعلق شائع ہوا تھا جس میں میں نے خدا کے فضل سے قرآن اور حدیث اور تاریخ سے نیز عقلی دلائل سے ثابت کیا تھا کہ جس واقعہ کو ایک یہودی منافق کے سحر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے وہ ایک محض نسیان کی بیماری کا وقتی عارضہ تھا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیش آمدہ حالات کے ماتحت کچھ وقت کے لئے مبتلا ہو گئے تھے مگر خدا تعالیٰ نے حضورؐ کو جلد شفاء عطا کر کے مخالفوں کے اس باطل پراپیگنڈا کو ملیامیٹ کر دیا۔ اس تعلق میں میں نے ضمناً یہ بات بھی بیان کی تھی کہ انبیاءؑ بھی بشر ہونے کے لحاظ سے دوسرے انسانوں کی طرح ہوتے ہیں اور وہ مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مصلحت سے انہیں کسی خاص بیماری سے محفوظ رکھے اور میں نے اس ضمن میں نمونۃً بعض بیماریوں کے نام بھی لکھے تھے اور میری مراد یہ تھی کہ اس قسم کی بیماریوں میں انبیاء بھی مبتلا ہو سکتے ہیں۔ لیکن ایک دوست نے میرے مضمون کا اصل مطلب نہ سمجھتے ہوئے یا اپنے بعض ہم مجلسوں کے اثر کے نیچے یہ اعتراض کیا ہے کہ کیا انبیاء جنون جیسی مرض میں بھی مبتلا ہو سکتے ہیں اور کیا انہیں جذام جیسی گھناؤنی بیماری بھی ہو سکتی ہے وغیر ذالک۔

مجھے افسوس ہے کہ ہمارے اس دوست نے بالکل غور سے کام نہیں لیا اور یونہی جلد بازی میں یا نہ معلوم کسی خارجی اثر کے ماتحت ایک بالبداہت غلط اعتراض کی طرف قدم اٹھایا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر میری یہ مراد ہوتی کہ انبیاء ہر قسم کی جسمانی بیماری میں مبتلا ہو سکتے ہیں تو مجھے چند بیماریاں نام لے کر گننے کی ہرگز ضرورت نہیں تھی بلکہ صرف یہ کہہ دینا کافی تھا کہ نبی ہر قسم کی بیماری میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ چند بیماریوں کا نام لیکر ذکر کرنا اس بات کا یقینی ثبوت ہے کہ ان بیماریوں کے گننے کے بعد میرے مضمون میں جو "وغیرہ وغیرہ" کے الفاظ لکھے گئے ہیں ان سے صرف اسی قسم کی دوسری بیماریاں مراد ہیں نہ کہ ہر قسم کی دوسری بیماریاں جس کے لئے ہرگز بعض بیماریوں کو مثال کے طور پر شمار کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ ایک ایسی موٹی بات ہے جس کے لئے ہمارے مہربان دوست سے بہت ادنیٰ عقل والے آدمی کی عقل بھی کافی ہو سکتی تھی۔

باقی رہیں جنون اور جذام وغیرہ کی بیماریاں جن کا معترض صاحب نے نام لے کر ذکر فرمایا ہے سو کیا ہمارے دوست کو یہ بات معلوم نہیں کہ ان اقسام کی بیماریوں کے متعلق قرآن مجید واضح طور پر نبیوں کے بارے میں نفی فرماتا ہے اور بعض مقامات پر دلالت النص کے طور پر اور بعض جگہ اشارت النص کے رنگ میں صراحت کرتا ہے کہ اس نوع کی بیماریاں انبیاء کی شان کے خلاف ہیں اور ان کے فرائض کی ادائیگی میں روک بن سکتی ہیں۔ اسلئے ایسی بیماریاں نبیوں کو نہیں ہوا کرتیں چنانچہ جنون کی بیماری کے متعلق خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمام رسولوں کے بارے میں اصولی طور پر فرماتا ہے:-

كذالك ما اتى الذين
من قبلهم من رسول
الا قالوا ساحر او
مجنون (ذاریات ۵۳)

اور دوسری جگہ مخصوص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے:-

وما صاحبكم بمجنون
(تکویر ۲۳)

اور ایک اور جگہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تعلق میں مخالفوں کی شرارت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

ان رسولكم الذى
ارسل اليكم لمجنون
(شعراء ۲۸)

"یعنی اے محمد صلعم کوئی رسول بھی تیرے زمانہ سے پہلے ایسا نہیں آیا جسے دشمنوں نے ساحر یا مجنون کہہ کر اپنے دل کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔۔۔۔۔۔ اور اے عرب کے لوگو کیا تم آنکھیں رکھتے ہوئے دیکھتے نہیں کہ ہمارا یہ رسول خدا کے فضل سے دیوانہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔ اور حضرت موسیٰ کے مخالفوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وہ ازراہِ شرارت یہ افترا باندھا کرتے تھے کہ یہ شخص جو رسالت کا مدعی بنتا ہے یہ تو مجنون ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح اور بہت سے مقامات پر قرآن مجید میں نبوت اور جنون کو متضاد بیان کر کے اس کی زوردار نفی کی گئی ہے تو پھر نہ معلوم ہمارے ان دوست کو میرے مضمون میں جنون کا رخنہ کس طرح نظر آگیا؟ اور پھر مزید تعجب یہ ہے کہ انہوں نے طبّی اور طبعی قوانین کے ماتحت بھی غور نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جیسی حکیم و علیم ہستی کس طرح نبوت جیسا ارفع اور اعلیٰ منصب ایک دیوانہ کے سپرد کر سکتی ہے؟

یہی اصول مرگی جیسے مرض پر چسپاں ہوتا ہے جس میں بعض اوقات ایک حد تک جنون سے ملتی جلتی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی لئے جب ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ ایک کریہ المنظر شیطان سیرت جانور آپؑ کی طرف آرہا ہے اور آپ کے دل میں ڈالا گیا کہ یہ صرع یعنی مرگی کا مرض ہے تو آپؑ نے خدائی القاء کے ماتحت بڑے جوش اور نفرت کے ساتھ فرمایا کہ:-

"دُور ہو تیرا مجھ میں حصہ نہیں۔" (تذکرہ صفحہ ۶۸۵ وصفحہ ۱۴)

دراصل نبیوں کے مخالف جو اپنے وقت کے رسولوں پر جنون کا الزام لگاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نبیوں میں اپنے خداداد مشن اور تبلیغ حق کی ادائیگی میں اتنا جوش اور انہماک دیکھتے ہیں کہ وہ اس بات کو خیال میں بھی نہیں لا سکتے کہ کوئی شخص اس قسم کے روحانی اور ان کے نزدیک خیالی امر میں اتنا مستغرق ہو سکتا ہے اسلئے وہ ان کے دن رات کے استغراق کی وجہ سے ان کی حالت کو جنون کا نام دیدیتے ہیں ورنہ نبیوں سے بڑھ کر دانا اور فرزانہ کون ہو سکتا ہے؟

اب رہیں جذام وغیرہ قسم کی امراض جن میں انسان کا جسم بہت گھناؤنی شکل اختیار کر لیتا ہے جسے لوگ دیکھ کر دُور بھاگتے ہیں سو اگر اس کے متعلق بھی معترض صاحب غور فرماتے تو ان کے لئے قرآن میں جواب موجود تھا۔ چنانچہ قرآن ہمارے آقا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے:-

فبما رحمة من الله
لنت لهم ولو كنت
فظا غليظ القلب
لانفضوا من حولك
(آل عمران ۱۶۰)

"یعنی اے محمد صلعم یہ خدائی رحمت کا حصہ ہے کہ تو اپنے اصحاب کے لئے دل کا نرم بنایا گیا ہے ورنہ اگر تو کرخت اور دل کا سخت ہوتا تو یہ لوگ جو اب تیرے قدموں کے ساتھ چمٹے بیٹھے ہیں تجھ سے ہٹ کر پرے چلے جاتے۔"

اس آیت کریمہ میں یہ لطیف اصول بیان کیا گیا ہے کہ نبیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے درشت اور کرخت اخلاق سے بچاتا ہے کہ لوگ ان کے اخلاق کی وجہ سے ان سے دُور بھاگیں۔ تو جب اخلاق کے متعلق جو نسبتاً مخفی چیز ہے یہ خدائی سنت ہے تو جسم کی گھناؤنی بیماریاں جو ہر کہ و مہ کو نظر آنے والی چیز ہیں ان کے متعلق بدرجہ اولیٰ یہ سمجھا جائیگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کو ان سے محفوظ رکھتا ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ایک مامور من اللہ کے ذکر کی ذیل میں ایک لحاظ سے زیادہ صراحت کے ساتھ فرماتا ہے کہ:-

زاده بسطة فى العلم
والجسم (بقرہ ۲۴۸)

"یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے علمی قوتوں اور جسمانی محاسن دونو میں امتیاز بخشا تھا۔"

اس آیت میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو اصلاحِ خلق کے لئے کھڑا کرتا ہے انہیں جسمانی محاسن سے بھی نوازتا ہے۔

اور عقلاً بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے ورنہ کئی لوگ ایک لولے لنگڑے اور کریہہ المنظر انسان کی اقتداء قبول کرنے سے طبعاً گھبرائیں اور حق کی اشاعت میں روک پیدا ہو جائے۔ اسی اصول پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے کہ گو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اصل چیز ایمان اور تقویٰ ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ مگر باوجود اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ عوام الناس کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے خدا کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے رسولوں کو عرف عام میں معزز سمجھے جانے والی قوموں میں سے مبعوث فرماتا ہے تاکہ کسی کو انگشت نمائی کا موقعہ نہ ملے اور صداقت سے روگردانی کا بہانہ نہ پیدا ہو جائے۔ پس یہ بات اصولاً درست ہے کہ ایک نبی کو کسی قسم کی گھناؤنی بیماری جذام وغیرہ کی قسم کی نہیں ہوا کرتی۔ مگر غضب تو یہ ہے کہ میرے سحر والے مضمون میں کہاں لکھا ہے کہ ایسی بیماری نبیوں کو بھی ہو سکتی ہے؟ مَیں نے تو مثال کے طور پر چند قسم کی بیماریاں گنائی تھیں اور اس کے بعد "وغیرہ وغیرہ" کے الفاظ لکھ کر واضح اشارہ کر دیا تھا کہ اسی قسم کی دوسری بیماریاں بھی نبیوں کو ہو سکتی ہیں نہ یہ کہ انہیں ہر قسم کی بیماری ہو سکتی ہے خواہ وہ جنون اور جذام وغیرہ کی بیماری ہی ہو اور خواہ قرآن مجید میں اس کے خلاف صراحت ہی پائی جاتی ہو۔ بے شک بائیبل میں حضرت ایوب علیہ السلام کی طرف ایک گھناؤنی بیماری منسوب کی گئی ہے مگر موجودہ بائیبل نے حسب عادت اس معاملہ میں بہت مبالغہ سے کام لیا ہے ورنہ قرآن مجید میں اس قسم کی کوئی صراحت نہیں پائی جاتی وَالْحَقُّ مَا قَالَہُ الْقُرْاٰنُ وَ اَثْبَتَہُ الْفُرْقَانُ وَاطْمَأَنَّتْ بِہِ الْجَنَانُ۔

بایں ہمہ یہ ظاہر ہے اور قرآن نے اس کی صراحت فرمائی ہے کہ گو کئی اصولی باتیں سب نبیوں پر یکساں ہوتی ہیں مگر بعض باتوں میں ان میں سے بعض کو بعض دوسرے نبیوں پر امتیاز حاصل ہوتا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عقیدہ تھا جسے آپ نے کئی جگہ صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ گو عام نبی جب وہ اپنا کام کر چکیں اور ان کی بعثت کی غرض پوری ہو جائے تو وہ دشمنوں کی شرارت کے نتیجہ میں یا کسی حادثہ کے نتیجہ میں قتل بھی ہو سکتے ہیں جیسا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام قتل ہوئے مگر اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ کسی سلسلہ کے بانی نبی اور اس کے آخری نبی کو قتل سے محفوظ رکھتا ہے کیونکہ یہ دو نبی گویا وہ دو دیواریں ہوتی ہیں جن کے درمیان اس سلسلہ کی حفاظت کا سامان کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ان نبیوں کا خصوصی اکرام بھی ملحوظ ہوتا ہے۔ اور جب مختلف نبیوں کے حالات میں فرق ہوتا ہے تو نبیوں اور خلفاء میں تو فرق ظاہر و عیاں ہے جس سے کوئی دانا انسان انکار نہیں کر سکتا۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ مَیں نے اُوپر والے مختصر نوٹ میں اپنے معزز دوست کے جملہ سوالوں کا اصولی جواب دیدیا ہے جس کی مدد سے وہ اگر اپنے سینہ کو صاف کر کے غور کریں تو اسی قسم کے دوسرے جزوی سوالوں کا جواب خود سوچ سکتے ہیں۔ بلکہ ان سے تو مَیں امید رکھتا تھا کہ وہ مجھ سے دریافت کرنے کے بغیر از خود ہی تھوڑے سے غور اور تدبر سے ایسے سوالوں کو بلکہ ان سے زیادہ گہرے سوالوں کو آسانی سے حل کر سکتے ہیں اور اپنے قرآن دان ہم مجلسوں سے بھی پوچھ سکتے ہیں۔

بالآخر میں ایک ناگوار بات کے اشارۃً اظہار سے رک نہیں سکتا جو ہمارے اس دوست نے اپنے خط کے آخری حصہ میں لکھی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ میری بدظنی ہو جس سے اللہ تعالیٰ مجھے محفوظ رکھے مگر میری طبیعت پر یہی اثر ہے کہ ہمارے دوست کو ایک مخلص احمدی ہونے کی حیثیت میں اس بات کے لکھنے سے احتراز کرنا چاہیئے تھا۔ مَیں انشاء اللہ اس کے متعلق ان کی خدمت میں عنقریب ایک پرائیویٹ خط کے ذریعہ کچھ عرض کرونگا۔ فی الحال اگر وہ میرا مشورہ مانیں تو کچھ تھوڑا سا استغفار کر کے اپنے دل کے زنگ کو دھونے کی کوشش فرمائیں کیونکہ بعض باتیں شروع میں بظاہر معمولی نظر آتی ہیں مگر ان کا مآل اور انجام بہت خطرناک نکلتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں بھی آتا ہے کہ بعض اوقات انسان کے دل پر ایک چھوٹا سا داغ لگتا ہے لیکن اگر وہ وقت پر سنبھالا نہ جائے تو آہستہ آہستہ اس کا زنگ سارے دل کو اپنی سیاہی میں ڈھانک لیتا ہے۔ پس مقام خوف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ فقط

خاکسار
مرزا بشیر احمد
ربوہ
۱۵ر جولائی ۱۹۵۹ء

رسالہ "الفرقان" کی توسیع اشاعت کیلئے تحریک

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

رسالہ "الفرقان" بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں۔ اور قرآن کے فضائل اور اسلام کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے۔ ایک طرح سے یہ رسالہ اس غرض و غایت کو پورا کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدنظر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو ایڈیشن کے جاری کرنے میں تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش بڑی گہری اور خدا کی پیدا کردہ آرزو پر مبنی ہے کہ اگر ایسے رسالہ کی اشاعت ایک لاکھ بھی ہو تو پھر بھی دنیا کی موجودہ ضرورت کے لحاظ سے کم ہے۔ پس مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے تا اس رسالہ کی غرض و غایت بصورت احسن پوری ہو اور اسلام کا آفتاب عالمتاب اپنی پوری شان کے ساتھ ساری دنیا کو اپنے نور سے منور کرے۔ یہ معلوم کر کے بہت افسوس ہوا کہ ابھی تک یہ رسالہ مالی لحاظ سے نقصان پر جا رہا ہے۔ زندہ قوموں کے زندہ رسالے ہر جہت سے زندگی کے آثار سے معمور ہونے چاہئیں۔ ایسے رسالہ کا مالی تھپیڑوں کی وجہ سے بند ہونا بہت قابل شرم ہوگا۔ فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۷/۵۹"

تعمیر جامعہ احمدیہ کے لئے مخلصین جماعت کے گرانقدر عطیہ جات

جامعہ احمدیہ ایک ایسا ادارہ ہے جس میں دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس ادارہ کے فارغ التحصیل نوجوان مختلف ممالک میں خدمت اسلام سرانجام دے رہے ہیں اور بیرونی مشنوں میں تمام سرگرمیوں کے روح رواں ہیں۔ علاوہ ازیں باہر کے ملکوں سے آنے والے طلباء بھی اس ادارہ میں تعلیم حاصل کرتے ہیں چنانچہ آجکل بھی جرمنی۔ افریقہ۔ انڈونیشیا وغیرہ کے کئی نوجوان زیر تعلیم ہیں۔ غرض اس ادارہ کی اہمیت کسی احمدی سے پوشیدہ نہیں۔ اس تعلیمی ادارہ کے ہوسٹل کی عمارت کی تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ اور دوستوں سے عطیہ جات وصول کرنے کے لئے مختلف علاقوں میں جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کے وفد دورہ کر رہے ہیں۔ جن احباب نے اس غرض کے لئے گرانقدر عطیہ جات دئیے ہیں ان کی فہرست کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ اوکاڑہ نے ایک کمرہ تعمیر کرانے کا وعدہ کیا جس میں سے مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد ادا کر دیا ہے۔

(۱) مکرم میاں روشن دین صاحب اوکاڑہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰۰
(۲) مکرم ملک محمد صدیق صاحب دیپالپور ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰۰
(۳) مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ پاکپٹن ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰۰
(۴) مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ منٹگمری ۔ ۔ ۔ ۔ ۲۰۰/-/-

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۵/۵۹ بروز اتوار شیخ محمد عثمان صاحب کی صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا رخصتانہ ہوا۔ ان کا نکاح جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور نے بعوض -/۵۰۰۰ روپے حق مہر محمد اشرف خانصاحب ولد محمد محمود خانصاحب سنوری سے پڑھا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا محمد یوسف قائد مجلس خدام الاحمدیہ جہلم)

مطالعہ اور اس کا طریق

از مکرم محمد شفیق صاحب قیصر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

(۳)

یاد رکھئے تحقیق کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوئے۔ اور پھر ہر محقق کا نقطۂ نظر اور اسلوب بیان بھی جدا ہوتا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کو قدیم اسلوب بیان کی سمجھ نہ آئے لیکن جدید اسلوب بیان کو مدنظر رکھ کر لکھی ہوئی کتاب سے اس علم کے متعلق سمجھ آجائے اسی وجہ سے قرآن کریم بار بار غور و فکر کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور اپنے مخاطب کو قل رب زدنی علما کی دعا سکھاتا ہے۔

(۴) چوتھی بات جو مطالعہ میں دلچسپی کا موجب ہو سکتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ زیر مطالعہ مضامین کے بارہ میں ایک سرگرم رویہ اختیار کیا جائے اس مضمون کے متعلق جو معلومات آپ کو حاصل ہیں۔ انہیں استعمال میں لائیں۔ پھر اپنی کتاب یا پروفیسر نے جن باتوں پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کے متعلق غور کیا جائے کہ ان پر کیا کیا سوالات ہو سکتے ہیں یا اس کے بعد کیا مضمون بیان ہونے والا ہے اور سابقہ مضمون سے اس کا کیا تعلق ہے اس کے بعد ان باتوں پر جو آپ نے کتاب سے پڑھی ہیں یا استاد سے سنی ہیں۔ تنقید و تبصرہ کریں کتاب کے خیالات پر غور کریں اور اپنی روزمرہ زندگی کے مشاہدات و اعمال سے اس کا تعلق پیدا کریں اہم امور کے متعلق دوستوں اور ہم جماعتوں سے بحث کریں۔ اور وہ نئے خیالات جو آپ نے اس مطالعہ سے حاصل کئے ہیں۔ ان کی اہمیت پر غور کریں۔ مثلاً جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ان میں یہ بھی الہام ملتا ہے "ہے دو در گوپال تیری مہما گیتا میں بھی لکھی گئی" اس الہام کے پڑھتے ہی سب سے پہلے اس کے مضمون کی طرف توجہ جائے گی۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے کشفی حالت میں بارہا مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قوم میں کرشن نام ایک شخص جو گزرا ہے وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا اور ہندوؤں میں اوتار کا لفظ درحقیقت نبی کے ہم معنی ہے اور ہندوؤں کی کتابوں میں ایک پیشگوئی ہے اور وہ یہ کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار آئے گا جو کرشن کے صفات پر ہوگا۔ اور اس کا بروز ہوگا۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ میں ہوں کرشن کی دو صفت ہیں ایک رودر یعنی درندوں اور سوروں کو قتل کرنے والا یعنی دلائل اور نشانوں سے دوسرے گوپال یعنی گائیوں کو پالنے والا یعنی اپنے انفاس سے نیکوں کا مددگار اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں اور یہی دونوں صفتیں خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہیں"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۰ حاشیہ)

پس اس کے مطالعہ کے بعد قدرتاً ہماری توجہ اس اصل کو دیکھنے کی طرف پھرے گی۔ جن میں ان صداقتوں کا ذکر ہے اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت کو ثابت کرنے کے لئے ان کتب کا مطالعہ کریں گے۔ اور اس زبان کا علم بھی حاصل کریں گے۔ جس میں یہ کتب ہیں زبان کے علم سے ہمیں کئی فوائد حاصل ہوں گے مثلاً یہی کہ اس زبان میں صداقت اسلام صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مشتمل لٹریچر تصنیف کر سکیں جو اس قوم میں سے سعید روحوں کو اسلام کی طرف لانے کا باعث ہوگا۔

اس ایک مثال سے ہی اندازہ ہو سکتا ہے کہ مطالعہ کی عام اہمیت کا پہلو کتنا وسیع اور دور رس نتائج کا حامل ہے

جب ہم ان چار باتوں پر عمل کرنا شروع کردیں گے تو دیکھیں گے کہ اب پہلے کی نسبت ہم اپنے تعلیمی مراحل کو زیادہ شوق اور دلچسپی سے طے کر رہے ہیں۔ اور یہ مطالعہ پوری توجہ کے ساتھ ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور ہمارے ذہنی انتشار کو بھی قابو میں کر لیتا ہے۔ غرضیکہ اس طرح مختلف علوم و فنون کے مطالعہ سے ہماری ذہنی وسعت ترقی کرتی چلی جائے گی اور ایک وقت آئے گا کہ آپ تھوڑے سے وقت میں ضخیم سے ضخیم کتاب پڑھ لیں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ

"ہم بچپن میں جب حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کو پڑھتے دیکھتے تو حیران ہوا کرتے آپ کا طریق یہ تھا کہ کتاب اٹھائی اس کے ایک صفحہ پر جستہ جستہ نظر ڈالی اور جھٹ الٹ کر دوسرے صفحہ پر جا پہنچے پس چند سیکنڈ میں ہی اس پر نظر ڈالی کہ آگے جا پہنچے اور ہم حیران ہوتے تھے کہ آپ اتنی جلدی کس طرح پڑھ لیتے ہیں مگر بڑے ہو کر خود مشق ہوئی تو معلوم ہوا کہ کثرت مطالعہ کے نتیجہ میں یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور انسان کتاب پر نظر ڈالتے ہی پتہ لگا لیتا ہے کہ میرے کام کی چیز ہے یا نہیں اور اس طرح وہ چار چار گھنٹہ میں بڑی بھاری کتاب بھی ختم ہو جاتی ہے۔ میرے نزدیک ایک آدمی نہایت آسانی کے ساتھ اگر وہ مطالعہ کے ساتھ دلچسپی رکھتا ہو تو آٹھ نو سو کتاب بھی ایک سال میں سرسری طور پر پڑھ سکتا ہے۔ اور پچاس سو کتاب تو عام لوگ بھی پڑھ سکتے ہیں۔"

(تقریر حضرت اقدس بر موقعہ مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء)

ہم اپنے آپ کو تبلیغی جہاد کے لئے تیار کر رہے ہیں اور اس جہاد کے دو بڑے ہتھیار ہیں قلم اور مطالعہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس وقت اسلام کو جو ضرورت ہے وہ کچھ تو سیف کی نہیں بلکہ قلم کی ہے ہمارے مخالفین نے اسلام پر جو شبہات وارد کئے ہیں اور مختلف سائنسوں اور مکائد کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سچے مذہب پر حملہ کرنا چاہا ہے۔ اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو"

پھر فرماتے ہیں:۔

"اپنے دل اور دماغ سے بھی کام لیں اور نفوس کا تزکیہ کریں راستبازی اور تقویٰ سے خدا تعالیٰ سے امداد اور فتح چاہیں یہ خدا تعالیٰ کا ایک اٹل قانون اور مستحکم اصول ہے اور اگر مسلمان صرف قیل و قال اور باتوں سے مقابلہ میں کامیابی اور فتح پانا چاہیں تو یہ ممکن نہیں اللہ تعالیٰ لاف و گزاف اور لفظوں کو نہیں چاہتا وہ تو حقیقی تقویٰ کو چاہتا ہے اور سچی طہارت کو پسند فرماتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ (ملفوظات جلد اوّل)

پس ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے فرائض کی ادائیگی میں تساہل سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ یاد رکھئے سپاہی وہی ہوتا ہے کہ جب اسے جنگ کے لئے حکم مل جائے تو وہ اپنے اسلحہ سمیت میدان جنگ میں اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے چلا جائے اور جو سپاہی اس وقت اسلحہ تیار کرنے بیٹھ جاتا ہے وہ کبھی اپنے فرائض کو کما حقہٗ ادا نہیں کر سکتا۔ پس ہماری لڑائی کا سب سے بڑا ہتھیار مطالعہ ہے اور ہمیں اس کی ضرورت و اہمیت سے کبھی غفلت نہیں برتنی چاہیئے۔ اللھم آمین

سیکرٹریان تحریک جدید کا انتخاب ضروری ہے

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ سیکرٹریان تحریک جدید کا تقرر ازبس ضروری ہے مہربانی فرما کر متعلقہ جماعتوں میں سیکرٹریان تحریک جدید کا انتخاب کرا کر دفتر ہذا سے منظوری حاصل فرمائیں امید ہے اس سلسلہ میں آپ فوری کارروائی فرما کر ممنون فرمائیں گے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودہا میں کامیاب تربیتی جلسہ

مورخہ ۶ جولائی ۱۹۵۹ء کو ۹ بجے سے ۱۱½ بجے شب تک مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر انسپکٹر خدام الاحمدیہ ایک عام تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جو کہ خاکسار نے کی اس کے بعد ایک غیر از جماعت نوجوان مکرم چوہدری محمد انور صاحب نے نعت النبی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی بعدہٗ جناب صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے اس جلسہ کے انعقاد کا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں باہمی اتحاد پیدا کیا جائے اور انہیں اپنے روحانی آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی جائے تاکہ اس زمانہ میں اسلام پہلے کی طرح پھر دنیا میں سربلند ہو سکے بعد ازاں مکرم چوہدری نعمان افضل صاحب متعلم تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے "اسلامی عبادت" کے موضوع پر تقریباً آدھ گھنٹے تک اپنے خیالات کا اظہار کیا بعد ازاں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی نے "اسلام اور مسلمان" کے موضوع پر تقریباً ایک گھنٹہ تک اپنے خیالات کا اظہار کیا آپ نے قرآن شریف احادیث کی روشنی میں مسلمانوں کو صحابہؓ کے نمونے پر چلنے کی تلقین کی اس سلسلہ میں آپ نے متعدد مثالیں پیش کیں اور بتایا کہ مسلمانوں کی ترقی کا راز اسی میں ہے کہ وہ دنیا میں توحید کے علمبردار ہوں اور محمد عربیؐ کے ساتھ سچا عشق پیدا کریں اور آپس میں باہمی اتفاق اور اتحاد پیدا کریں ازاں بعد مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب صابر بی اے نے ایک نظم آنحضرت کی مدح میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی آخر میں صاحب صدر نے مسلمانوں کے لئے "روحانی لائحہ عمل" کے موضوع پر احسن پیرایہ میں روشنی ڈالتے ہوئے اسلامی تاریخ میں سے بہت سی ایمان افروز مثالیں پیش کیں دعا پر جلسہ کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی

(خاکسار جلال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۷ جنوبی سرگودہا)

اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانی کے قابل قدر نمونے

سلسلہ کی ضروریات کیلئے تحریک جدید کے چندے قرض لے کر ادا کر دیئے

تحریک جدید بے شک طوعی تحریک ہے لیکن اس کے تحت بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی اہمیت کے پیش نظر ہر سال جماعت کے مخلصین حضور کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر وعدے پیش فرماتے ہیں اور جونہی اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے یکمشت ادائیگی فرما دیتے ہیں اور یا بالاقساط ادائیگی شروع کر کے سال کے اندر اندر وعدہ پورا کرنے کی سعی فرماتے ہیں۔ بعض فدایان اسلام کے قلوب خدا تعالیٰ کی محبت سے اس قدر معمور ہوتے ہیں کہ وہ دینی ضروریات کے پیش نظر قرض لے کر وعدے پورے کرنے اپنے تئیں قابل فخر سمجھتے ہیں اور بعض احباب ذی استطاعت ہونے کی صورت میں دوسرے غریب بھائیوں کی اس رنگ میں مدد فرماتے ہیں کہ ان کے چندے اپنی جیب سے ادا کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں دو خطوط کے اقتباسات احباب جماعت کے ازدیاد ایمان اور تحریص و ترغیب کی خاطر درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱) مکرم سید محبوب علی شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوبند پور ضلع سیالکوٹ اپنی چٹھی مرسلہ ۱۱/۶/۵۹ میں تحریر فرماتے ہیں:

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کی اپیل پہنچی۔ ادائیگی چندہ میں بوجہ چند ایک وجوہات کے دیر ہو گئی ہے اب قرضہ لے کر ارسال خدمت ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد قرضہ اتارنے کی توفیق عطا کرے۔"

(الحمد للہ! کہ ان کا مکمل چندہ تحریک جدید منجانب خود ۲۰/- روپے۔ منجانب بیگم صاحبہ ۸/- روپے۔ منجانب صادقہ خانم دختر ۵/- روپے کل ۳۳/- روپے۔ داخل خزانہ ہو کر متعلقہ کھاتہ میں درج ہو چکا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قرض کے اتارنے کی انہیں جلد تر توفیق عطا فرمائے۔)

(۲) مکرم چوہدری مظفر حسین صاحب انسپکٹر تحریک جدید اپنی حالیہ رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"گذارش ہے کہ یہاں (جماعت احمدیہ کنری) کی جماعت کے ذمہ کافی بقایا ہے جس کی وصولی کیلئے مکرم غلام احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید کی مساعی قابل قدر اور تحسین ہیں۔ جنہوں نے تین دن تک خاکسار کے ساتھ اپنی ڈیوٹی چھوڑ کر پوری پوری کوشش وصولی کے سلسلہ میں کی اور بعض دوستوں کی ادائیگی خود اپنی جیب سے کی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ابھی مزید کوشش میں ہیں۔"

اللہ تعالیٰ ایسے مخلصین کو اپنے خاص الخاص انعامات سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

غانا مغربی افریقہ میں اساتذہ کی فوری ضرورت

احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی غانا میں اساتذہ کی مندرجہ ذیل تین اسامیوں کی فوری ضرورت ہے۔ ملازمت کے خواہشمند اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع تعلیمی کوائف و نقول اسناد وکیل التبشیر ربوہ کے نام ارسال کر دیں۔ درخواست کے ہمراہ علاقہ کے امیر کی تصدیق اور سفارش بھی ضروری ہے۔

(۱) آسامی:۔ ایم اے ریاضی فرسٹ کلاس۔
(۲) آسامی:۔ ایم اے جغرافیہ کم از کم سیکنڈ کلاس۔
(۳) آسامی:۔ مولوی فاضل بی اے انگلش۔

تعلیمی تجربہ رکھنے والے درخواست دہندگان کو ترجیح دی جائے گی۔

(وکیل التبشیر تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میں نے امسال ایم اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (بشریٰ۔ بنت کیپٹن صاحب ڈپٹی سیالکوٹ)

(۲) خاکسار نے دار الرحمت وسطی میں ایک مکان خریدا ہے۔ جس کی وجہ سے مقروض ہو گیا ہوں۔ احباب جماعت قرض سے سبکدوشی اور مکان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

حافظ محمد رمضان شاہد مولوی فاضل (واعظ مقامی ربوہ)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

کراچی شہر

نام	عہدہ
میجر شمیم احمد صاحب	جنرل سیکرٹری
شیخ عبد الوہاب صاحب	سیکرٹری مال
چوہدری احمد مختار صاحب	〃 امور عامہ
سید سخاوت شاہ صاحب	〃 اصلاح و ارشاد
چوہدری عبد المجید صاحب	〃 تعلیم
شیخ خلیل الرحمٰن صاحب	〃 ضیافت
شیخ رفیع الدین صاحب	〃 وصایا
چوہدری نذیر احمد صاحب	〃 زکوٰۃ
مولوی عبد الحمید صاحب	〃 تالیف و تصنیف
سید غلام مرتضیٰ صاحب	〃 جائیداد
مرزا عبد الرحمٰن صاحب	محاسب
محمد ابراہیم صاحب بھاگلپوری	آڈیٹر

پشاور شہر

نام	عہدہ
مرزا منیر احمد صاحب	سیکرٹری مال
مولوی مولا بخش صاحب	〃 امور عامہ
مولوی محمد الطاف خانصاحب	〃 اصلاح و ارشاد
مرزا عبد المجید صاحب	〃 تعلیم
〃 〃	آڈیٹر
ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب	سیکرٹری وصایا
مولوی نصیر احمد صاحب	〃 ضیافت
چوہدری عبد الجلیل خانصاحب	〃 امور خارجہ
میاں عبد الرفیق صاحب	〃 جائیداد
خان محمد خواص خانصاحب	امین
میاں نثار احمد صاحب	محاسب

نوشہرہ چھاؤنی

نام	عہدہ
مرزا غلام حیدر صاحب وکیل	پریذیڈنٹ

بنوں شہر

نام	عہدہ
نواب زادہ محمد امین خانصاحب	پریذیڈنٹ

ڈگری ضلع تھرپارکر

نام	عہدہ
حکیم فتح محمد صاحب	سیکرٹری مال
شریف احمد صاحب سنوری	〃 امور عامہ
چوہدری مشتاق احمد صاحب	〃 اصلاح و ارشاد

ضرورت مند احباب کی توجہ کیلئے

(۱) داخلہ کراچی پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ — مندرجہ ذیل سہ سالہ ڈپلومہ کورس (۱) سول ٹکنالوجی (۲) الیکٹریکل ٹکنالوجی۔ (۳) مکینیکل ٹکنالوجی (۴) پاور ٹکنالوجی (۵) ریڈیو و الیکٹرانک ٹکنالوجی

شرائط: میٹرک۔ عمر ۱/۷/۵۹ کو کم از کم ۱۵۔ مجوزہ فارم انسٹی ٹیوٹ کے رجسٹرار سے طلب ہو۔ مکمل درخواست بشمول ایک روپیہ کے پوسٹل آرڈر بنام پرنسپل انسٹی ٹیوٹ اور واپسی لفافہ میں ۲۸/۷/۵۹ تک۔ امتحان داخلہ میٹرک کے معیار کا ۳/۸/۵۹ ریاضی و انگلش ۴/۸/۵۹ سائنس و جنرل نالج۔ (رپورٹ ۱۲/۷/۵۹)

(۲) داخلہ گورنمنٹ کالج فزیکل ایجوکیشن لاہور — داخلہ ۱۰ ستمبر ۵۹ء بروز جمعرات سینئر و جونیئر ڈپلومہ کورسز امردوں اور عورتوں کے لئے۔ شرائط: برائے سینئر کورس گریجوایٹ۔ برائے جونیئر میٹرک۔ انٹرویو سے قبل دوڑ کود و پھینکنے کی قوت کا جائزہ لیا جائے گا۔ درخواستیں بنام پرنسپل ۵/۹/۵۹ سے قبل۔ (رپورٹ ۱۱/۷/۵۹)

(۳) داخلہ انجینئرنگ کلاسز برائے باشندگان جموں و کشمیر — (۱) داخلہ اوورسیر کورس گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول۔ شرط میٹرک سیکنڈ ڈویژن سائنس و ڈرائنگ۔ درخواستیں ۲۱/۷/۵۹ تک بنام ڈائریکٹر ایجوکیشن آزاد جموں و کشمیر گورنمنٹ مظفر آباد (۲) داخلہ این۔ ای۔ ڈی۔ انجینئرنگ کالج کراچی۔ ڈگری ڈپلومہ کورسز۔

شرائط: برائے ڈگری کورس ایف۔ ایس۔ سی (نان میڈیکل) برائے ڈپلومہ کورس میٹرک سائنس و ڈرائنگ۔ درخواستیں ۱۷/۷/۵۹ بنام موصوف۔ (رپورٹ ۱۱/۷/۵۹)

ناظر تعلیم۔ ربوہ

ولادت: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے میرے پوتے کا نام علیم الدین تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان اور میرے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس عزیز بچے کو اسم بامسمّٰی بنا دے۔ آمین (چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ ...)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۹۱۹ میں سید بی بی بیوہ غلام رسول صاحب مرحوم قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ظفرآباد اسٹیٹ لاہینی ڈاکخانہ ظفرآباد لونگہ ضلع حیدرآباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حق مہر ۔/۴۰۰ روپے جو خاوند مرحوم سے وصول کر کے ایک راس بھینس کی شکل میں وصول کر لیا ہے جس کی قیمت ۔/۴۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ نہ کوئی زیور ہے اور نہ کوئی زمین وغیرہ ہے۔ اور گذارہ بھائیوں کے سر پر ہے۔ اور میں اس کے یعنی حق مہر مبلغ ۔/۴۰۰ روپے بھینس والا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بر وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

نقطہ راقم الحروف سراج الدین باجوہ وصیت ۷۹۵۰ برادر حقیقی موصیہ مذکور

العبد: نشان انگوٹھا سید بی بی۔ بیوہ چوہدری غلام رسول مرحوم

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد: ناصر احمد سیکرٹری تعلیم ظفرآباد اسٹیٹ براستہ ٹنڈو اللہ یار ضلع حیدرآباد سندھ ۲۸/۳/۵۸

نمبر ۱۵۱۰۹ میں خیر النساء بیوہ کیپٹن ڈاکٹر محمد الدین صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن دہاڑی منڈی ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد زیورات طلائی اندازاً ۱۷ تولے۔ تفصیل زیورات مندرجہ ذیل ہے:۔

بُن طلائی ڈیڑھ تولہ۔ انگوٹھیاں نصف تولہ۔ کڑے طلائی ۸ تولے۔ چوڑیاں طلائی ۷ تولے۔ کل وزن ۱۷ تولے کی قیمت اندازاً ۔/۱۶۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میرے خاوند مرحوم کی متروکہ جائیداد واقعہ بٹالہ کے عوض جو بھی گورنمنٹ کی طرف سے میرا

حصہ مقرر ہوگا۔ میری موجودہ جائیداد ہے۔

مندرجہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر کو کرتی رہوں گی۔ مہر روپے خاوند کی زندگی میں وصول کر لیا تھا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ: نشان انگوٹھا خیر النساء

والدہ بشیر الدین غلہ منڈی دہاڑی

گواہ شد: صلاح الدین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دہاڑی پسر موصیہ ۲۱/۴/۵۸

گواہ شد: بشیر الدین پسر موصیہ C/O بشیر الدین اینڈ کمپنی دہاڑی

نمبر ۱۵۲۳۸ میں امۃ الحفیظ بیگم زوجہ بشیر احمد قمر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲/۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ کانٹے سونے کے وزنی ۷ ماشہ اندازاً ۔/۱۰۰ روپے اندازاً موجودہ بھاؤ کے مطابق

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۵۰۰ میری جائیداد سوائے مذکور بالا کے کوئی نہیں ہے میں مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ (دسویں) حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ فقط

العبد: امۃ الحفیظ بیگم زوجہ بشیر احمد قمر۔ احمد نگر تحصیل چنیوٹ۔ ضلع جھنگ ۱۶/۱/۵۹

گواہ شد: بشیر احمد قمر مربی سلسلہ احمدیہ حال احمد نگر۔ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ ۱۶/۱/۵۹

گواہ شد: محمد صادق بٹ احمد نگر برادر موصیہ۔ ۱۶/۱/۵۹

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

نمبر ۱۵۳۷۰ میں امینہ اختر بنت محمد شریف قوم چوہان پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گوجرہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ جون ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں اس وقت تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ پانچ روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اس کے بعد اگر میری کوئی اور جائیداد یا آمدن پیدا ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد بقلم خود امینہ اختر

گواہ شد بقلم خود محمد شریف موصی ۳۹۳۷ ٹیلیفون سپروائزر والد موصیہ گوجرہ

گواہ شد: غلام مصطفیٰ موصی ۷۵۳۷ بقلم خود قائد خدام الاحمدیہ گوجرہ

اعانت الفضل

(۱) محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ بنت چوہدری عبد المجید صاحب اسسٹنٹ الفارمیشن آفیسر کراچی نے امسال ایف ایس سی کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابی کا پیش خیمہ بنائے اس خوشی میں بیگم صاحبہ چوہدری عبد المجید صاحب نے ۔/۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاہم اللہ۔

(مینیجر الفضل)

(۲) مکرم ملک رشید الدین صاحب انور نیاز نگر منٹگمری کی پھوپھی زاد ہمشیرہ محترمہ امۃ الحبیب نے امسال میٹرک کا امتحان ۲۲۵ نمبر حاصل کر کے پاس کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

نوٹ:۔ اس خوشی میں مکرم ملک رشید الدین صاحب انور نے ۔/۲ روپے بطور اعانت ارسال کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل)

اعلانات نکاح

(۱) میری لڑکی عزیزہ صالحہ مریم صاحبہ کا نکاح ۶ فروری ۱۹۵۹ء بروز جمعہ عزیزم شیخ عبد القادر کے ساتھ مولوی عبد المالک خانصاحب مربی جماعت احمدیہ کراچی نے احمدیہ ہال میں پڑھا تھا۔ اور ۵ جولائی ۱۹۵۹ء بروز اتوار تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(حاجی عبد الکریم احمدی کراچی ۳)

(۲) میرے چھوٹے بھائی سید بشیر احمد شاہ صاحب ولد سید احمد حسین شاہ صاحب مرحوم کا نکاح محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بنت مکرم پیر عبد الغنی صاحب گولیکی کے ہمراہ ۵ اور ۶ جولائی کی درمیانی شب کو مکرم مولوی قاضی محمد نور الدین صاحب اکمل نے بعوض پانچ صد روپیہ مہر پڑھا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ آمین (خورشید کشور گیلانی گولیکی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے ۱۵/۷/۵۹ بروز بدھ مجھے ایک بھائی عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری سعید احمد صاحب کھیوہ چک ۱۴۶ لائلپور کا پوتا ہے۔ اور چوہدری غلام رسول صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ نومولود کی درازی عمر۔ نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(مجید احمد جماعت ششم ب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی

مکانوں اور دکانوں کی قیمت متعین کرنے کا نیا فارمولا

لاہور، لائلپور، راولپنڈی، پشاور، ملتان اور حیدرآباد میں پندرہ فیصد زائد قیمت وصول کی جائیگی

لاہور ۱۷ جولائی۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر نے ایک نیا فارمولا مرتب کیا ہے، جس کے مطابق غیر دعویدار مہاجر اور مقامی لوگ مروجہ بازاری نرخ پر مکان اور دکانیں خرید سکیں گے۔

غیر دعویدار مہاجروں اور مقامی لوگوں کو اس قیمت کے علاوہ جو دعویدار مہاجروں کے لئے تشخیص کی جائے گی حسب ذیل شرح سے مکانوں اور دکانوں کے لئے مزید رقم ادا کرنا ہوگی۔

کراچی تیس فیصد

لاہور، لائلپور، راولپنڈی، پشاور ملتان اور حیدرآباد پندرہ فیصد۔

باقی ماندہ علاقے پانچ فیصد

صنعتی ادارے

حکومت نے ایسے لوگوں سے درخواستیں طلب کی ہیں جن کے قبضے میں چاول چھڑنے کی فیکٹریاں اور روئی بیلنے کی فیکٹریاں ہیں۔ اور وہ ان کے مالکانہ حقوق حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ درخواستیں صرف ایسے لوگ دے سکتے ہیں۔ جن کے ایک لاکھ روپیہ یا اس سے زیادہ کے کلیموں کی تصدیق ہو چکی ہے۔ یا جن لوگوں کے دو لاکھ یا اس سے زیادہ کے کلیم پیش تو ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی ان کی تصدیق نہیں ہوئی۔ اور وہ بازار کے موجودہ نرخوں پر ان صنعتی اداروں کو خریدنے کے خواہاں ہیں ایسے مہاجرین کو چاہیئے کہ مجوزہ فارموں پر اپنی درخواستیں پیش کریں۔ اگر ان کے کلیموں کی تصدیق ہو چکی ہو تو اس صورت میں انہیں تصدیق کی دو مصدقہ نقلیں درخواست کے ساتھ منسلک کر دینی چاہئیں اور اگر ان کلیموں کی تصدیق نہ ہوئی ہو تو اس صورت میں انہیں کلیموں کے محکمے کے کسی مجاز افسر کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا چاہیئے درخواستوں کے فارم مغربی پاکستان اور کراچی میں ہر ڈپٹی ریہبلی ٹیشن کمشنر کے دفتر سے مفت دستیاب ہو سکتے ہیں۔ درخواستیں رسیدی رجسٹر کے ذریعے اسسٹنٹ سیٹلمنٹ کمشنر (انڈسٹریز) نمبر ۱۱۔ ایجرٹن روڈ لاہور کے پاس بھیجنی چاہئیں، تاکہ انہیں ۲۸ جولائی ۱۹۵۹ء سے پہلے مل جائیں۔ درخواست فارم کے بائیں جانب والے اوپر کے کونے میں جلی حروف میں لکھ دینا چاہیئے کہ درخواست چاول چھڑنے کی فیکٹری یا روئی بیلنے کی فیکٹری سے تعلق رکھتی ہے۔ یا اس کا تعلق اسی زمرے کی کسی اور فیکٹری سے ہے۔

کمیونسٹ سارے بھارت میں تحریک شروع کرینگے

ٹریونڈرم ۱۷ جولائی۔ بھارتی کمیونسٹ پارٹی کی قومی کونسل نے اپنے اجلاس کے آخری دن فیصلہ کیا کہ کیرالہ کی کمیونسٹ حکومت کو بچانے کے لئے سارے بھارت میں ایجی ٹیشن شروع کر دیا جائے۔ کونسل نے مرکزی مجلس عاملہ کے فیصلے کی تائید کی ہے۔ کہ کیرالا میں حزب مخالف کی طرف سے وزارت کے استعفےٰ یا دوبارہ عام انتخابات کرانے کے لئے جو مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اسے مسترد کر دیا جائے۔ کمیونسٹ پارٹی بھارت بھر میں جو تحریک شروع کرنے والی ہے۔ اس کا اصل مقصد یہ ہوگا کہ کیرالا کی مخالف پارٹیوں کی جاری کردہ تحریک کو ناکام بنایا جائے۔ جو غیر آئینی طریقوں سے کمیونسٹ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش میں ہے۔ کمیونسٹوں کا مجوزہ ایجی ٹیشن تین اگست کو شروع ہوگا۔ اس دن نئی دہلی اور سارے صوبائی دارالحکومتوں میں مظاہرے کئے جائیں گے اور جلوس نکالے جائینگے۔

کیرالا میں ایک ہزار گرفتار

ٹریونڈرم ۱۷ جولائی کل ٹریونڈرم میں کمیونسٹ حکومت کے خلاف پھر زبردست مظاہرے ہوئے مظاہرین کمیونسٹ حکومت کی برطرفی اور صوبے میں عام انتخابات کرانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ پولیس نے انکامالی اور دوسرے مقامات میں فائرنگ کرکے جن لوگوں کو ہلاک کیا ہے انکی یاد منانے کیلئے کل رات بہت بڑا جلوس نکالا گیا جسکے آگے پندرہ مشعل بردار تھے۔ کل دن بھر سرکاری دفتروں اور سکولوں پر پکٹنگ جاری رکھی گئی! اور پولیس نے ایک ہزار سے زائد اشخاص کو گرفتار کیا گرفتار ہونیوالوں میں صوبائی اسمبلی کے تین کانگرسی ارکان بھی شامل تھے۔

"حکومت ہر شخص کو آباد کرنیکی متمنی ہے"

"بحالی کے بعد مہاجروں کی زندگی کا نیا دور شروع ہوگا" جنرل اعظم خاں

سکھر ۱۷ جولائی۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں وزیر بحالیات پاکستان نے کل یہاں مہاجرین کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مہاجرین کا ماضی بہادرانہ کارناموں سے بھرا پڑا ہے۔ اگر اس وقت مہاجرین میں کاہلی پیدا ہو گئی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ سیاست دانوں نے ان میں طویل عرصے سے مایوسی پیدا کی ہوئی تھی۔

آپ نے نعروں کی گونج میں کہا کہ پاکستانی عوام میں ویسی ہی بنیادی صفات موجود ہیں جن کی حامل دنیا کی دوسری اقوام ہیں۔ آپ نے بتایا کہ حیدرآباد اور خیرپور ڈویژن کے مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلہ میں کیا کچھ کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ اکتالیس ہزار آٹھ سو چھہتر درخواستوں کا تصفیہ ہو چکا ہے باقیماندہ ایک ہزار تین سو درخواستوں کا فیصلہ پچیس جولائی تک کر دیا جائے گا۔ اسی طرح فارم سی ایچ اور فارم سی ایس کی شکل میں جو درخواستیں پیش کی گئی ہیں ان کی تعداد گیارہ ہزار پچاسی ہے ان درخواستوں کا فیصلہ بھی پچیس جولائی تک کر دیا جائے گا۔ اس علاقے میں شہری بحالیات کا جو کام باقی رہ جائے گا۔ وہ اکتوبر تک پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا جائے گا

وزیر بحالیات نے کہا کہ جہاں دیہی بحالیات کا تعلق ہے۔ مئی ۱۹۵۹ء تک جو کلیم موصول ہوئے تھے۔ ان سب کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ جو کلیم بعد میں موصول ہوئے تھے۔ ان کا تصفیہ بھی بڑی سرعت کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ اور توقع ہے کہ اس ماہ کے آخر تک سارا کام مکمل ہو جائے گا

وزیر بحالیات نے نوابشاہ میں مہاجرین کو یاد دلایا کہ ان کی بحالی کے بعد ان کی زندگی کا نیا دور شروع ہوگا۔ اور انہیں ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے کہ نئے دور میں قومی زاویہ نگاہ سے ان پر جو ذمہ داریاں عائد ہونے والی ہیں انہیں وہ کس طرح نبھائیں گے۔ وزیر بحالیات نے کہا کہ دعویدار مہاجرین کی بحالی اور بعض غیر دعویدار مہاجرین اور مقامی باشندوں کو متروکہ جائدادوں میں بعض رعائتیں دینے سے آبادکاری کے کام کا بہت بڑا مرحلہ طے ہو جائے گا۔ اس کے بعد یہ کام باقی رہ جائے گا کہ ایسے غیر دعویدار مہاجر کے لئے حکومت کے محدود وسائل کے پیش نظر مکانات اور روزگار فراہم کرنے کے لئے کیا قدم اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس امر کا کوئی امکان نہیں کہ قلیل عرصے میں مکانات تعمیر کر دئے جائیں۔ نئے شہر آباد کر دئے جائیں اور نئی صنعتیں جاری کر دی جائیں لیکن حکومت کا مقصد یہ دیکھنا ہے کہ ہر شخص آباد ہو جائے

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ تین چار دنوں سے طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

دعا گو: درنشت منیر احمد خاں دارالرحمت ربوہ